خطبہ نمبر ۹

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

خطباتِ جمعہ

موضوع: ماہِ رمضان، روزہ، نماز اور تراویح کی بے حرمتی

مرتب: مولانا محمد شاہد علی مصباحی

مجلس ادارت

مولانا نثار احمد مصباحی

مولانا محمد شاہد علی مصباحی

محترم زبیر قادری

مجلس مشاورت

مولانا محمد اکبر علی قادری

مولانا توصیف رضا سنبھلی

مولانا غلام مصطفی نعیمی

مفتی رضاء المصطفی مصباحی

مولانا بلال نظامی

پیش کش: روشن مستقبل دھلی

تاجدارِ رِسالت، شہنشاہِ نُبوت، مَخْزنِ جودو سخاوت، پیکرِ عظمت و شرافت، مَحبوبِ رَبُّ العزت، محسنِ انسانیت، اللہ کے مَحبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب، سرکارِ والاتَبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شَفیعِ روزِ شُمار، دوعالَم کے مالک و مختار باذنِ پروردگار عَزَّوَجَلَّ و صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کی بارگاہِ ناز میں درود و سلام کی ڈالیاں نچھاور کریں۔

پیارے اسلامی بھائیو! ماہِ رمضان المبارک اپنے ساتھ انعام واکرام کے ایسے بے بہا تحفے لے کر آتا ہے جن کے متعلق اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۙ (۱۸۳)

اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کیے گئے، جیسے اگلوں پر فرض ہوئے تھے کہ کہیں تمہیں پرہیزگاری ملے۔

نہ ہو مایوس اقبالؔ اپنی کشتِ ویراں سے — ذرا نم ہو تو یہ مٹی بڑی زرخیز ہے ساقی

یہ وہ قصۂ اَلم ہے کہ تڑپ تڑپ اُٹھوگے — مرے دل کا حال سننا کوئی دل لگی نہیں ہے

روزہ اور صاحبِ روزہ کا احترام

جہاں اپنے معاشرے کی دوسری اقدار مسلسل زوال کا شکار ہو رہی ہیں، وہاں روزہ دار کا احترام اور حیا بھی تقریباً ختم ہو کر رہ گیا ہے۔ جناب ہارون رشید صاحب لکھتے ہیں:

”رمضان کے احترام کے سلسلے میں ایک انتہائی اہم نکتہ یہ بھی ہے کہ روزہ دار کے روزے کا بھی احترام کیا جائے اور اُس کے سامنے کھانے پینے سے اجتناب برتا جائے۔ روزہ یقیناً اسلام کے بنیادی ارکان میں سے ایک اہم رکن اور فرض ہے، لیکن ظاہر ہے کہ اِس کے ساتھ یہ بندے اور اللہ کے درمیان کا معاملہ بھی

ہے۔ آج کے دور میں کسی کو روزہ رکھنے پر مجبور تو نہیں کیا جا سکتا تاہم روزہ نہ رکھنے والوں کو روزے اور رمضان کا احترام نہ کرنے کی اجازت بھی نہیں دی جا سکتی۔ اگر کوئی جان بوجھ کر یا کسی ناگزیر وجہ کی بنیاد پر روزہ نہیں رکھتا تو اسے چاہیے کہ وہ پبلک مقامات پر جہاں زیادہ تر لوگ روزے سے ہوتے ہیں، وہاں کھانے پینے یا ایسی حرکات کرنے سے گریز کرے جس سے روزہ داروں کے جذبات مجروح ہوں اور ماہِ رمضان کی بے حرمتی ہو۔"

"کچھ لوگ کہتے ہیں کہ کیا لوگوں کے روزے اور ایمان اتنے کمزور ہو گئے ہیں کہ ذرا سے عدم احترام سے روزے مجروح ہونے لگیں؟ تو عرض ہے کہ بات ایمان اور روزے کی کمزوری یا مضبوطی کی نہیں بلکہ اُصولِ انسانیت اور احترامِ آدمیت کی ہے۔ ایک صاحب عرصۂ دراز سے برطانیہ میں مقیم ہیں، وہ بتاتے ہیں کہ جس دفتر میں وہ کام کرتے ہیں وہاں طویل عرصے تک اُن کے علاوہ کوئی اور مسلمان ملازم نہیں تھا، جب رمضان شروع ہوتا تو دفتر کا غیر مسلم انگریز مینیجر دفتر کا کچن گراؤنڈ فلور سے فرسٹ فلور پر منتقل کروا دیتا کہ جب لنچ کے اوقات میں سب کھائیں پئیں تو دفتر کے واحد مسلمان ملازم کا روزہ مجروح نہ ہو۔ اسی طرح غیر مسلموں کی جانب سے مسلمانوں کے روزوں کے احترام کی بے شمار مثالیں مل جاتی ہیں۔ وہ لوگ مسلمان نہ ہو کر بھی ہمارے روزوں کا احترام کر سکتے ہیں تو پھر ہمیں سوچنا چاہیے کہ ہم اسلام کا چولا اوڑھ کر بھی ماہِ رمضان المبارک کا احترام نہیں کرتے۔"

ماہِ رمضان کا احترام اور آج کا مسلمان

ماہِ رمضان ایسا مہینہ ہے جو ہمیں تقویٰ و پرہیز گاری کا سبق دیتا ہے، لیکن اسی مہینے میں ہم تقویٰ و پرہیز گاری کے نام پر، عبادتوں کے نام پر، شب بیداریوں کے نام پر---کبھی نمازوں کی بے حرمتی کرتے نظر آتے ہیں،----تو کبھی روزوں کی بے حرمتی کرتے نظر آتے ہیں،----تو کبھی ماہِ رمضان کی بے حرمتی کرتے نظر آتے ہیں،----کبھی مسجدوں کی بے حرمتی کرتے نظر آتے ہیں،----کبھی نمازِ تراویح کی بے حرمتی کرتے نظر آتے ہیں۔--نامعلوم ہم کس راستے پر چل دیے ہیں، کسی نے اس کی ترجمانی یوں کی ہے:

بن گئے تنکے نشیمن کے قفس کی تیلیاں　　　بن گیا کیا، ہم چلے تھے کیا بنانے کے لیے

نوجوان طبقہ اور موبائل فون

ہمارا نوجوان طبقہ آج کہاں جارہا ہے اس کا احساس ہم اور آپ کو نہیں ہے۔ ماہِ رمضان جو کہ عبادتوں کا ایک مکمل پیکیج لے کر آتا ہے، یہ وہ مہینہ ہے جس میں ہم اور آپ عبادتوں کے ذریعے، ریاضتوں کے ذریعے ان احکام و فرامین پر عمل کرتے ہوئے رضائے رب حاصل کرسکتے ہیں جن کا اللہ رب العزت اور اس کے پیارے حبیب ﷺ نے حکم دیا ہے۔ لیکن معاملہ تو برعکس ہے ہمارا۔ ہم ماہِ رمضان میں اللہ رب العزت کی رضا حاصل کرنے کی بجائے اللہ رب العزت کی ناراضگی کا ذریعہ خود اپنے آپ سے بناتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ ہم دیکھیں! ذرا غور کریں! کہ مسجدوں کے حالات کیا ہیں؟ آج ہمارا نوجوان مسجد میں نماز پڑھنے کے لیے آتا ہے اور نماز ادا کرنے سے پہلے اگر دو منٹ مسجد میں فارغ ہے تو قرآن کریم کی تلاوت نہیں کرے گا، موبائل کھول کر واٹس ایپ، فیس بک اور ٹویٹر یا کسی اور چیز میں مبتلا نظر آئے گا، یہاں تک کہ اگر سنت نماز اس نے دو رکعت پڑھی تو اس کے بعد موبائل نکال کر واٹس اپ چیک کرتا ہوا نظر آئے گا۔

یہی حال نمازِ تراویح کا ہے۔ دو رکعت کے بعد جیسے ہی امام نے سلام پھیرا، جیب سے موبائل نکال کر چیک کرنا یہ ہمارے نوجوان کی عادت بن چکی ہے۔ اس سے بھی گئی گزری بات یہ ہے کہ جب ہمارے بچے اور نوجوان نمازِ تراویح کے لیے مسجد میں حاضر ہوتے ہیں، نمازِ تراویح شروع ہوتی ہے تو ایک دو رکعت تو ایسے ہوتی ہیں جن میں سب کھڑے ہو جاتے ہیں، لیکن اس کے بعد معاملہ یہ ہوتا ہے کہ امام صاحب نے نیت باندھی، تلاوت شروع کی اور ہمارا نوجوان پیچھے سے جماعت سے الگ بیٹھ گیا۔ اب وہ کبھی موبائل چیک کر رہا ہے، تو کبھی باتیں کر رہا ہے، تو کبھی باہر جا کر گٹکا کھا رہا ہے، یا طرح طرح کی تفریحات میں مبتلا نظر آتا ہے۔ اور جیسے ہی امام صاحب نے رکوع میں جاتے ہوئے اللہ اکبر کہا، تو وہ بھاگا بھاگا آتا ہے اور جلدی جلدی کبھی نیت باندھنے کا موقع ملتا ہے، کبھی نہیں ملتا- ایسے رکوع میں چلا جاتا ہے اور جیسے تیسے یہ رکعت مکمل کرتا ہے۔ امام نے جیسے ہی سلام پھیرا، یہ پھر موبائل لے کر بیٹھ جاتا ہے۔ اور جب امام دوبارہ نماز پڑھانے کے لیے

کھڑا ہوتا ہے، یہ نوجوان پھر انہی اُمور میں مشغول نظر آتا ہے۔ مسلم نوجوانوں کو چاہیے کہ ان ساری لہو و لعب کی چیزوں کو مسجد سے دور رکھیں۔

یہ سب رستے کہ ساتھی ہیں انہیں آخر بچھڑنا ہے   چلو اب گھر چلیں ساغر بہت آوارگی کر لی

نمازِ تراویح اور مسجدوں کی بے حرمتی

میرے پیارے بھائی! یہ ماہِ رمضان عبادات کر کے، نماز پڑھ کے، روزے رکھ کر، بزرگوں کی خدمت کر کے ، پڑوسیوں کے حقوق ادا کر کے، غریبوں کی حاجت روائی کر کے، مسکینوں کی دستگیری کر کے، پریشان حالوں کی پریشانیوں کو رفع کر کے اللہ رب العزت کا قرب حاصل کرنے کا ذریعہ ہے۔ لیکن ہمارا نوجوان ان ساری چیزوں سے دور ہے۔ وہ نماز جو افضل العبادات ہے،---- وہ نماز جو سب سے اہم فریضہ ہے،---- وہ نماز جس کی بے حرمتی حدِ کفر تک پہنچا دیتی ہے،---- اسی نماز کی اس طرح بے حرمتی کرتے ہوئے نظر آتے ہیں. کہ کبھی ہم اس نماز کو چھوڑ کر گٹکا کھاتے ہوئے نظر آتے ہیں،---- کبھی ہم دو رکعت تراویح پڑھنے کے بعد باہر جا کر چاٹ کے ٹھیلے پر چاٹ کھاتے نظر آتے ہیں---- اور کبھی ہم دوستوں کے ساتھ گپے مارتے نظر آتے ہیں---- اور کبھی تو یہ حال ہوتا ہے کہ امام نیت باندھ کر تلاوت کلام اللہ کر رہا ہے اور ہمارا نوجوان پیچھے موبائل چلانے میں مصروف ہوتا ہے۔

محترم سامعین! ذرا غور کریں! کیا یہی ماہِ رمضان کا مقصد ہے؟ ---- کیا یہی غریب پروری ہے؟---- کیا یہی نمازوں کا احترام ہے؟---- کیا یہی ماہِ رمضان کا احترام ہے؟--- کیا یہی ماہِ رمضان کی برکتیں حاصل کرنے کا ذریعہ ہے؟--- کیا یہی اللہ تبارک و تعالی کی بخشش و مغفرت حاصل کرنے کا ذریعہ ہے؟---- کیا تراویح کی نماز پڑھنے کی جو فضیلت اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائی ہے کہ: من قام رمضان ایمانا واحتسابا غفر له ماتقدم من ذنبه یعنی جس نے رمضان میں ایمان اور ثواب کی نیت سے طرازی کی نمازیں پڑھیں، اللہ تبارک و تعالی اس کے تمام گزشتہ گناہوں کی مغفرت فرما دیا کرتا ہے۔ ایسی ہی فضیلت تراویح سے حاصل ہوگی؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟

افسوس صد افسوس کہ شاہین نہ بناتو　　　دیکھے نہ ترے نفس نے فطرت کے اشارات

یہ وہ تراویح نہیں

محترم سامعین! یہ وہ تراویح نہیں ہے جس کے بارے میں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا ہے کہ تراویح تمام گزشتہ گناہوں کی مغفرت کروادیا کرتی ہے، تمام گزشتہ گناہوں کی معافی کا ذریعہ بن جایا کرتی ہے۔ پیارے اسلامی بھائیو! یقینی طور پر یہ تراویح وہ تراویح نہیں ہوگی۔

بلکہ اس کے لیے یہ کرنا ہوگا کہ جیسے ہی امام تکبیر تحریمہ کہے، امام کے ساتھ آپ بھی تکبیر تحریمہ کہہ کر نماز میں شامل ہوجائیں۔ تراویح کا احترام کریں، ادب کریں، اور اس کی بے حرمتی سے پرہیز کریں۔ جب قومیں اللہ رب العزت کے بتائے ہوئے راستے پر چلنے سے دور ہوجایا کرتی ہیں، جب قومیں اللہ رب العزت کے احکام وفرامین سے دور ہوجایا کرتی ہیں، تو اللہ رب العزت ظالم وجابر حکمران مسلط کردیا کرتا ہے۔

بہترین موقع ہے اسے ہاتھ سے جانے نہ دیں

پیارے سنّی بھائیو! بڑا بہترین موقع ہے ہمارے پاس۔ انتخابات کے نتائج آنے والے ہیں اور ماہِ رمضان بڑی برکتوں والا، بڑی رحمتوں والا مہینہ ہے۔ یہی وہ مہینہ ہے جس میں اللہ ربّ العزت خصوصی فیضان وکرم مومنین پر فرمایا کرتا ہے۔ اس مبارک مہینے میں ہم نمازوں کی بے حرمتی نہ کرتے ہوئے، روزوں کی بے حرمتی نہ کرتے ہوئے، بلکہ روزوں کا احترام کرتے ہوئے، ادب کرتے ہوئے، نمازوں کا احترام اور ادب کرتے ہوئے، نمازوں کی پابندی کے ساتھ اللہ رب العزت کی بارگاہ میں خشوع وخضوع کے ساتھ دعا کریں۔ اور اللہ رب العزت کی بارگاہ میں رو رو کر، گڑگڑا کر رمضان المبارک کے مہینے کی برکتوں کے صدقے و طفیل ہم اللہ رب العزت کی بارگاہ میں التجا کریں یا الٰہ العالمین! ہمیں ظالم حکمران سے محفوظ فرمادے۔ یا الٰہ العالمین! ہم پر ظالم حکمران مسلط نہ کر۔

پیارے مسلمان بھائیو! ہم سب کو چاہیے کہ رو کر، گڑگڑا کر اللہ رب العزت کی بارگاہ میں دعا کریں۔ معلوم نہیں کس کی دعا اللہ رب العزت کی بارگاہ میں قبول ہو جائے اور کس کے آنسو اللہ رب العزت کی بارگاہ میں شرف قبولیت حاصل کر لے۔ تو ہمیں چاہیے کہ رمضان کے مقدس مہینے میں ہم نمازوں کا احترام کریں، روزوں کا احترام کریں۔---- ہم خود بھی روزہ رکھیں اور دوسروں کو روزہ کی تلقین کریں،--- غریبوں کی مدد کریں، ----مسکینوں کی مدد کریں، ----حاجت مندوں کی حاجت روائی کریں،---- اپنے پڑوسیوں کی مدد کرکے انہیں خوش رکھیں،----اپنے والدین کی خدمت کرکے انہیں خوش رکھیں۔--- اور پھر اللہ رب العزت کی بارگاہ میں دعا کریں کہ: یا اللہ! یا الہ العالمین! یا مالک و مولا! تیرے سوا ہمارا کوئی سننے والا نہیں ہے! تو ہی ہماری فریاد کو سننے والا ہے! ہم تیری بارگاہ میں اپنے سروں کو جھکا رہے ہیں۔ ہم تیری بارگاہ میں رو کر، گڑگڑا کر دعا کر رہے ہیں! اس ماہ رمضان المقدس کے صدقے مولا تعالیٰ! ہمیں ظالم حکومتوں سے نجات عطا فرما۔ ہم پر ظالم حکمران مسلط نہ فرما۔ یا الہ العالمین! ہمیں نیک دل اور انصاف پسند حاکم عطا فرما دے۔ یا اللہ! تمام مسلمانوں کی پریشانیوں کو دور فرما دے۔ جب کثیر تعداد میں لوگ دعا کے لیے ہاتھ اٹھائیں گے تو یقیناً اللہ رب العزت ہم میں سے کسی کی دعا کو قبول فرمائے گا۔

رمضان کی راتیں اور ہمارا نوجوان طبقہ

مگر معاملہ یہ ہے کہ ہمارا نوجوان تراویح کی بے حرمتی کرتا ہوا نظر آرہا ہے۔ اور صبح سحری میں اُٹھنے کے چکّر میں لوگ یہ سوچتے ہیں کہ اگر ابھی سو جائیں گے تو سحری کے لیے دو، ڈھائی بجے کیسے اٹھیں گے؟ آنکھ نہیں کھلے گی، لہذا چند دوست مل کر کہیں گلیوں میں لوڈو کی بساط سجا کر بیٹھ جاتے ہیں، کہ سحری تک لوڈو کھیلتے ہوئے ٹائم پاس کر لیں گے۔ کسی گلی میں نوجوان کیرم کی بساط بچھائے نظر آجائے گا، کہیں شطرنج کی بساط بچھائے نظر آجائے گا۔ اور یہ صبح تک اسی میں مبتلا رہتا ہے۔ کبھی لوڈو کھیل رہا ہے، کبھی کیرم کھیل رہا ہے، کبھی شطرنج کھیل رہا ہے، کبھی بائیک کا سائلنسر نکال کر شاہراہوں پر، راستوں پر گھومتا ہوا نظر آرہا ہے اور پورے محلے کی نیند خراب کر رہا ہے۔

محترم سامعین! کیا ماہِ رمضان کا یہی مطلب ہے؟ یا ماہِ رمضان کا یہی مقصد ہے؟ کیا اسی کے لئے ماہِ رمضان ہمیں عطا کیا گیا ہے؟ ہرگز نہیں۔

محترم صاحبان! یہ لوڈو کھیلنا، یہ کیرم، شطرنج کھیلنا، یہ سائلنسر نکال کر بائیکوں کو دوڑانا اور محلے کے لوگوں کی نیندیں خراب کرنا، بستی کے لوگوں کے آرام میں خلل ڈالنا۔ کیا یہ مالکِ حقیقی کی رضا و خوشنودی کا سبب ہو سکتا ہے؟ اللہ رب العزت کی قسم نہیں ہو سکتا---بلکہ اس کی ناراضگی کا سبب ضرور ہو سکتا ہے۔

کیا ہی اچھا ہوتا! کہ ہمارا نوجوان لوڈو نہ کھیل کر مسجد میں بیٹھ کے تلاوت کر رہا ہوتا، ہمارا یہی نوجوان کیرم نہ کھیل کر نوافل کی کثرت سے اپنے ایمان کو منور کرتا ہوا نظر آتا، ہمارا یہی نوجوان بائیک ریسنگ یا لوگوں کی نیندوں کو خراب نہ کر کے، لوگوں کو تکلیف نہ دے کر مسجدوں میں شب بیداری کرتا نظر آرہا ہوتا۔ تو یقیناً یہ افعال رب کائنات کی خوشنودی کا سبب بنتے اور جو ہماری قوم کی حالت ہے، یہ نا ہوتی۔

سیلفی

ماہِ رمضان ہمیں غریبوں کی مدد کا حکم دیتا ہے، غریبوں کی مدد کی تربیت دیتا ہے، محتاجوں کی محتاجی کو دور کرنے کا حکم دیتا ہے اور حاجت مندوں کی حاجت روائی کا حکم دیتا ہے۔ مگر معاملہ کیا ہے، آج ہم اور آپ نام و نمود اور شوبازی کے ایسے دلدادہ ہو گئے کہ کسی کی مدد کرتے بھی ہیں تو اس کی سیلفی لیتے نظر آجاتے ہیں، اس کی فوٹو لیتے نظر آجاتے ہیں۔ اگر ہم نے کسی کو افطاری کا ایک پیکیج دیا ہے تو اس کام کی فوٹو لے کر سوشل میڈیا پر اَپ لوڈ کر دیتے ہیں۔ ہم نے اگر کسی کو عید کا پیکیج دیا ہے تو اس کے ساتھ اس غریب کی فوٹو لیتے ہیں اور اسے سوشل میڈیا پر اپ لوڈ کر دیتے ہیں۔

محتاجوں کی مدد یا توہین؟

محترم صاحبان! ہم کہاں جا رہے ہیں؟ یہ غریبوں کی مدد ہے یا غریبوں کی بے عزتی؟ یہ غریبوں کی حاجت روائی ہے یا غریبوں کی عزتِ نفس کے ساتھ کھلواڑ؟ کسی کو حق نہیں پہنچتا کہ وہ غریبوں، مسکینوں کی عزت

سرعام نیلام کرے۔ کسی کو اس بات کا کوئی حق نہیں کہ اس طرح سے ان کی مجبوری کا فائدہ اٹھائے۔ یقین جانیں اللہ رب العزت کی بارگاہ میں وہی اعمال قابلِ قبول ہوتے ہیں جو خلوصِ دل کے ساتھ کیے گئے ہوں۔ اللہ رب العزت کے پیارے رسول صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فرماتے ہیں: انما الاعمال بالنیات بیشک عمل کا دارو مدار نیتوں پر ہے۔ یعنی جو اس نیت سے کسی غریب کی مدد کرے کہ ہم سوشل میڈیا پر اس کی فوٹو اَپ لوڈ کر کے واہ واہی حاصل کریں گے۔ اس کی فوٹو کھینچ کر لوگوں کے سامنے دکھائیں گے کہ ہم نے اس کی اتنی مدد کی تھی ---- ہم ایسی غریب پروری کیا کرتے ہیں، ہم ایسے محتاجوں کی مدد کیا کرتے ہیں۔ تو یقینی طور پر یہ چیز اللہ رب العزت کی بارگاہ میں کوئی درجہ نہیں رکھتی، کوئی مقام نہیں رکھتی۔

آپ چاہیں جو کریں، صدقہ و خیرات کریں، جو بھی کام کریں اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے، اللہ کی خوشنودی کے لیے کریں۔ غریبوں کی مدد کریں تو ان کی عزتِ نفس کا خیال رکھیں، ان کے احترام کا خیال رکھیں، ان کو بے حرمتی سے بچائے رکھیں، ان کی مدد کریں تو ان کی فوٹو کھینچ کر سوشل میڈیا کے کسی ایسے پلیٹ فارم پر نہ ڈالیں کہ اس غریب کا دل دُکھے اور اسے تکلیف پہنچے یا اس کی عزتِ نفس کو ٹھیس پہنچے۔

اللہ رب العزت ہم سب کو بے لوث خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور ہم سے جو بھی کام لے تو اپنے اور اپنے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی رضا کے لیے لے۔ ہم نے اس تعلق سے پہلے خطبے "اعمال کا مدار نیتوں پر" میں مفصل بحث کی ہے، اگر اس پر اور تفصیلی گفتگو چاہیں تو پہلے خود کتابوں کا مطالعہ کریں۔

یہ وہ قصۂ اَلم ہے کہ تڑپ تڑپ اُٹھو گے　　　مرے دل کا حال سننا کوئی دل لگی نہیں ہے

یہ ایک اَبر کا ٹکڑا کہاں کہاں برسے　　　تمام دشت ہی پیاسا دکھائی دیتا ہے

OOOOOOO